21589-اس حاملہ عورت کے روزوں کا حکم جسے روزے سے ضرر پہنچے

سوال

کیا حاملہ عورت پر رمضان اور عاشوراء کے روزے رکھنا واجب ہیں ؟
میں نے اپنی حاملہ بیوی کو رمضان کے روزہ نہ رکھنے کی نصیحت کی لیکن وہ نہیں مانی، اسے کمزوری اور خون کی کمی بھی ہے، بالآخر رمضان کے آخر میں تیسرے مہینہ کا حمل ساقط ہوگیا، اب ان ایام کا حکم ہے جس میں اس نے روزے ترک کیے تھے کیا اسے آنے والے رمضان سے قبل قضاء کرنی واجب ہے ؟
کیا حاملہ عورت بھی عادی روزے رکھے گی ؟
وہ ہمیشہ دوران حمل روزے رکھنے پر اصرار کرتی ہے یعنی میڈیکل رپورٹ یہ ثابت کرتی ہے کہ بچے پر روزے کا کوئی اثر نہیں ؟

پسندیدہ جواب

مندرجہ بالا سوال تین امور پر مشتمل ہے :

پہلا :

حاملہ عورت کا رمضان کے روزے چھوڑنے کا حکم :

دوم :

رمضان میں اسقاط حمل پر کیا مرتب ہوتا ہے۔

سوم :

رمضان کے بعد قضاء کا حکم۔

–اگر حاملہ عورت کو خدشہ ہو کہ روزہ اسے یا بچے کو ضرر ہوگا تو اس کے لیے روزہ رکھنا جائز ہے، لیکن اگر اسے اپنے آپ یا بچے کے ہلاک ہونے یا شدید اذیت پہنچنے کا خدشہ ہو تو اس صورت میں اس پر روزہ چھوڑنا واجب ہے، لیکن اسے فدیہ کے بغیر قضاء کرنا ہوگی اس میں علماء کرام کا اتفاق ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو}۔.

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمان ہے :

{اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو}۔.

اور اسی طرح اس پر بھی علماء کرام کا اتفاق ہے کہ اس حالت میں فدیہ ادا کرنا واجب نہیں کیونکہ یہ بھی اس مریض کی طرح ہی ہے جسے پنی ہلاکت کا خدشہ ہو۔

اوراگراسے صرف اپنے بچے کے بارہ میں خدشہ ہو توبعض علماء کرام کہتے ہیں کہ :

اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے ، اس کے بدلہ میں اسے قضاء اورفدیہ اداکرنا ہوگا ۔

اورفدیہ یہ ہے کہ ہر دن کے بارہ میں ایک مسکین کوکھانا کھلایا جائے کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما مندرجہ ذیل آیت کے بارہ میں فرمایا :

.{اورجواس کی طاقت نہیں رکھتے وہ ایک مسکین کے کھانے کا فدیہ ادا کریں}.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں کہ :

یہ بوڑے مرد اورعورت کے لیے رخصت تھی کہ وہ روزہ نہ رکھیں اوراس کے فدیہ میں ہر دن کے بدلہ میں ایک مسکین کوکھانا کھلائيں ، اورحاملہ اوردودھ پلانی والی عورت بھی جب ڈرے توفدیہ اداکرے ۔

ابوداود رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ جب وہ اپنی اولاد کے بارہ میں ڈرے ۔ سنن ابوداود حدیث نمبر (1947) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (4/18–25) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

دیکھیں : کتاب الموسوعۃ الفقھیۃ (16/272) ۔

لھذااس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگر حاملہ عورت کواگرروزہ رکھنے سے ضرر ہوتا ہویا پھر بچے کو ضرر کا اندیشہ ہو تواس پر روزہ چھوڑنا واجب ہوگا ، لیکن یہ ضرر کوئی ماہر ڈاکٹر کے مشورہ سے ہی ثابت ہوگا ۔

–یہ تورمضان المبارک کا روزہ چھوڑنے کے بارہ میں تھا ، رہا مسئلہ عاشوراء کے روزے کے بارہ میں توبالاجماع یہ روزہ واجب نہیں ہے بلکہ روزہ رکھنا مستحب ہے ، اورپھر کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے ، اورجب وہ اسے روزہ رکھنے سے منع کردے تواس کی اطاعت کرنی واجب ہے اورپھر خاص کر جب اس میں بچے کی مصلحت شامل ہو۔

–اسقاط حمل کے بارہ میں گزارش ہے کہ :

اگرفی الواقع ایسا ہی ہوا ہے.جس طرح آپ نے ذکر کیا ہے کہ اس کا حمل تیسرے ماہ میں ساقط ہوگیا لھذا یہ خون نفاس کا خون شمار نہیں ہوگا بلکہ استحاضہ کا خون ہے ، کیونکہ اس سے جوکچھ ساقط ہوا ہے وہ صرف جما ہوا خون تھا جس میں شکل وصورت بھی مکمل نہیں ہوئی تھی ۔

لھذااس بنا پر وہ نماز بھی پڑھے گی اورروزہ بھی رکھے گی چاہے خون آتا رہے کیونکہ وہ استحاضہ کا خون ہے ، لیکن ہر نماز کے لیے وضوء کرنا ضروری ہے ، اوراس پر ضروری ہے کہ اس نے جتنے روزے چھوڑے ہیں ان کی قضا کرے اورجتنی نمازیں ترک کی ہیں وہ بھی اداکرے ۔

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (10/218) ۔

–پچھلے فوت شدہ ایام کی قضاء کے بارہ میں ہم یہ کہیں گے کہ :

جس کسی کے بھی رمضان المبارک کے روزے باقی رہتے ہوں اوراس نے نہ رکھے ہوں تواس پرلازم ہے کہ آنے والے رمضان سے قبل ہی اس کی قضاء میں روزے رکھے ۔

صرف اس کے لیے اتنا ہے کہ وہ شعبان کے مہینہ تک مؤخر کرسکتا ہے ، اوراگردوسرا رمضان آگیا اور بغیر کسی عذر کے اس نے پچھلے رمضان کے بقیہ روزوں کی قضاء نہ کی ہوتواس کی وجہ سے وہ گنہگار رہوگا ۔

اوراس پرقضاء کے ساتھ فدیہ بھی دینا لازم ہوگا کہ ہردن کے بدلے میں ایک مسکین کوکھانا کھلائے ، جیساکہ صحابہ کرام کی ایک جماعت نے بھی اس کا فتوی دیا ہے اوراس فدیہ کی مقدار ہردن کے بدلے میں اپنے ملک میں کھائی جانے والی خوراک کا نصف صاع ہے ۔

یہ فدیہ مساکین کوادا کیا جائے گا چاہے ایک ہی مسکین کوسارا فدیہ ادا کردیا جائے ، لیکن اگراس تاخیر میں اس کا کوئی عذرہو یعنی کسی مرض یا پھر سفر وغیرہ کی وجہ سے وہ قضاء نہ کرسکا ہوتو اس پرصرف قضاء ہی ہوگی ، اس پرفدیہ نہیں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اورجوکوئی مریض ہویا مسافراسے دوسرے ایام میں گنتی پوری کرنا ہوگی}.- '

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ۔

دیکھیں فتاوی الشیخ ابن باز(340/15)۔

واللہ اعلم.